OPEN ACCESS
Al-Qamar
ISSN (Online): 2664-4398
ISSN (Print): 2664-438X
www.alqamarjournal.com

پاکستان میں اسلامی تہذیب سے متعلق تصنیفی و تحقیقی کام: نمایاں رجحانات کا مطالعہ

Authorship and Research work on Islamic Civilization in Pakistan: A Study of Notable Trends

Jawaad Haseeb

Doctoral Candidate Islamic Studies, NUML, Islamabad

Dr. Muhammad Riaz Mahmood

Associate Professor of Islamic Studies, NUML, Islamabad

Abstract

This paper studies the notable trends in Compilation of literature on Islamic Civilization in Pakistan. In this study, fifty books written on different languages on Islamic civilization were selected and analyzed From all this research, four trends of scholarly work on Islamic civilization came to light (introductory, historical, comparative, impactful). The study also introduces readers to previous work on Islamic civilization. The current research article is written in the context of the studies which are available in Arabic, English and Urdu languages, keeping in mind the importance of such trends and need of their analysis in evolution of respective area of study. The article comprises of three parts .In first part, the subject of research is introduced and importance of background of the work is elaborated. The second part includes a comparative evaluation of the scholarly work done in Arabic, English and Urdu languages. The conclusion is drawn and some consequent suggestions are proposed in third part of the article.

Key Words: Islamic civilization, literature, Pakistan, trends

تمہید

جب سے دنیا قائم ہے ہر زمانہ میں کسی نہ کسی تہذیب کو عروج رہا ہے مگر کوئی بھی تہذیب جامع اور عالمگیر نہ ہونے کیوجہ سے دوام حاصل نہ کر سکی۔ جبکہ اسلامی تہذیب ایک ایسی تہذیب ہے جو تمام انسانوں کے حقوق کی پاسداری کرتی ہے اور قیامت تک آنے والے انسانوں کیلئے ان کے تمام مسائل کی مکمل جامع رہنمائی کرتی ہے اور دنیا کی تمام تہذیبوں پر اپنا اثر و رسوخ قائم کئے ہوئے ہے۔ کیونکہ دنیا کے تمام انسانوں کی خیر و فلاح اسلامی تہذیب کے اصولوں میں مضمر ہے۔ جب سے یہ تہذیب وجود میں آئی نہ صرف قائم ہے بلکہ دن بدن پھیل رہی ہے۔ اس کی جامعیت کے سبب ہر دور میں ہر مذہب سے تعلق رکھنے والے محققین نے اپنی علمی تحقیقات میں اسلامی تہذیب کو مقدم رکھا اور اسلامی تہذیب کی جامعیت کا اعتراف کیا اسیطرح پاکستان کے محققین نے بھی اسلامی تہذیب کے مختلف پہلوؤں پر مختلف رجحانات سے علمی کام کیا۔ علوم اسلامیہ کے بنیادی موضوعات کی تدوین قدیم اسلامی تہذیب سے ثابت ہے مثلاً قرآنی علوم، متون حدیث و علوم، فن سیرت اور فقہ اسلامی و علوم کی جمع تدوین کی گئی، اسی روایت کو مدنظر رکھتے ہوئے اسلامی تہذیب پر لکھی جانے والی کتب اور ان کے رجحانات کو متعارف کروانا ضروری تھا جس کے پیش نظر ذیلی بحث میں مختلف زبانوں میں لکھی جانے والی کم و بیش پچاس کے قریب کتب کا تعارف تحریر کیا گیا ہے۔

اس مقالہ کا مقصد پاکستان کے محققین کا اسلامی تہذیب پر کئے جانے والے علمی کام کا تجزیاتی مطالعہ کرنا ہے اور ان کے رجحان و اسلوب کا تعین کرنا ہے یہ کام کس رجحان کے اسلوب پر کیا گیا ہے۔ کیونکہ اس انداز سے پہلے اسلامی تہذیب پر کئے جانے والے کام کو جمع نہیں کیا گیا۔ اس مقالہ کی تحقیق کا بنیادی سوال ہے کہ اسلامی تہذیب پر کئے جانے والے کام کے کونسے رجحانات ہو سکتے ہیں ؟ اس مقالہ میں خصوصاً پاکستان میں اسلامی تہذیب پر کئے جانے والے کام کے رجحانات کو منتخب کیا گیا ہے۔ ان رجحانات کا جاننا اسلئے ضروری ہے کہ مستقبل میں اسلامی تہذیب پر کام کرنے والوں کیلئے راہ متعین کی جاسکے، نیز سابقہ کام کے رجحانات سامنے لائے جاسکیں۔ نیز اس کام کی اہمیت کو اجاگر کرنا ہے۔ تاکہ ان اسالیب پر عصر حاضر کی ضرورت کے پیش نظر اور علمی کام کیا جاسکے اور اس سے اسلامی تہذیب و تمدن کے احیاء کیلئے راہیں تلاش کرنا ہے۔ اسلامی تہذیب و تمدن پر کئے جانے والے علمی کام کے مطالعہ سے مختلف طرز کے رجحانات سامنے آئے ہیں ان میں پہلا رجحان تعارفی رجحان ہے جس میں محققین اسلامی تہذیب و تمدن کا تفصیلی تعارف پیش کرتے ہوئے اسلامی تہذیب و تمدن کے اصول و مبادیات متعین کرتے ہیں نیز اسلامی تہذیب کی خصوصیات ذکر کرتے ہیں، دوسرا رجحان تاریخی ہے جس میں محققین تہذیب و تمدن کی تاریخی اعتبار سے جہات طے کرتے ہیں، پہلے تہذیب کی تاریخ کا تذکرہ کرتے ہوئے آخر میں اسلامی تہذیب کی تاریخ ذکر کرتے ہیں تیسرا رجحان تقابلی رجحان ہے جس میں محققین اسلامی تہذیب کا باقی تہذیبوں کے ساتھ تقابلی جائزہ پیش کرتے ہیں نیز اسلامی تہذیب و تمدن کو اس کی نمایاں خصوصیات کی وجہ سے باقی تمام تہذیبوں سے ممتاز کرتے ہے۔ چوتھا رجحان اثراتی ہے جس میں محققین تہذیبوں کے اختلاط کی صورت میں ایک تہذیب کے دوسری تہذیب پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں نیز ان اثرات کے فوائد و نقصانات متعین کرتے ہیں۔ اور اسلامی تہذیب کے احیاء کیلئے عصر حاضر کے اس تہذیبی تصادم میں اصول و ضوابط متعین کرتے ہیں۔ اس مقالہ کا منہج تحقیق تجزیاتی ہے۔ مقالہ ہذا کو تین اجزاء میں تقسیم کیا ہے مقالہ کے پہلے حصہ میں موضوع تحقیق کا تعارف، اہمیت پس منظر کو واضح کیا ہے دوسرے جز میں اسلامی تہذیب و تمدن کے اہم رجحانات (تعارفی، تاریخی، تقابلی، اثراتی

)پر ہونے والے علمی کام اور لکھے جانے والی اردو، عربی، انگلش کتب اور مقالہ جات و مضامین کا علمی جائزہ لیا گیا ہے۔ تیسرے یعنی آخری جز میں نتیجہ مقالہ کو تحریر کیا ہے نیز چند تجاویز کی نشاندہی کی ہے۔

پاکستان میں اسلامی تہذیب کی تدوین کے اہم رجحانات

اسلامی تہذیب و تمدن پر کئے جانے والے علمی کام کے مطالعہ سے مختلف طرز کے رجحانات سامنے آئے ہیں ان میں پہلا رجحان تعارفی رجحان ہے دوسرا رجحان تاریخی ہے تیسرا رجحان تقابلی رجحان ہے چوتھا رجحان اثراتی ہے۔ اس مقالہ میں ان چاروں رجحانات کا تعارف پیش کر کے ہر رجحان پر لکھے جانے والی عربی، انگلش، اردو کتب و مقالہ جات کو جمع کیا ہے نیز ان کتب پر جامع انداز میں تجزیہ بھی پیش کیا ہے جس سے ان کتب کی رجحانات کے ساتھ مناسبت واضح ہو جاتی ہے۔

اسلامی تہذیب کے تعارفی رجحان پر علمی کام کا مطالعہ

پہلا رجحان تعارفی رجحان ہے جس میں محققین اسلامی تہذیب و تمدن کا تفصیلی تعارف پیش کرتے ہوئے اسلامی تہذیب و تمدن کے اصول و مبادیات متعین کرتے ہیں نیز اسلامی تہذیب کی خصوصیات ذکر کرتے ہیں، اسلامی ثقافت کے علوم و فنون کا جامع تعارف پیش کیا جاتا ہے۔ اسلامی تہذیب پر عالمِ اسلام میں محقیقین نے بہت علمی کام کیا ہے اس میں سے چند محققین کے کام کو یہاں جمع کیا گیا ہے۔ ان محققین میں ڈاکٹر محمد عویس کی کتاب "الحضارۃ الاسلامیہ ابداع الماضی وافاق المستقبل"[1] ہے۔ یہ کتاب ایک مقدمہ اور دس فصول اور خاتمہ پر320 صفحات پر مشتمل ہے، فصل اول میں تہذیب کا مفہوم اور اسلامی تہذیب کی خصوصیات پر مشتمل ہے دوسری فصل میں اسلامی تہذیب کے مصادر کا تذکرہ ہے، پہلا مصدر قرآن دوسرا مصدر حدیث تیسرا اسلامی عقائد چوتھا اخلاق و آداب پر مشتمل ہے پانچواں لغتہ عربیہ پر مشتمل ہے۔ فصل سوم میں اسلامی تہذیب میں سیاست کے کردار کا تذکرہ ہے جس میں اداروں کے نظام خصوصاعدلیہ کے نظام کا ذکر ہے۔ اور جنگ کے اصول و ضوابط بیان کئے گئے ہیں فصل چہارم اسلامی معیشت اور اجتماعیت کو ذکر کیا ذمیوں کے حقوق پر زور دیا پانچویں فصل میں اسلامی تہذیب کے علمی نظام کو متعارف کروایا اموی اور عباسی ادوار کا نظامِ تعلیم ذکر کیا۔ چھٹی فصل میں مختلف علوم کا ذکر کیا خصوصا عربی ادب فلسفہ وہ مسلمانوں کی تاریخ اور فلسفہ میں مختنیں مسلمانوں کے باقی ادیان پر اثرات ذکر کیے ساتویں فصل میں مسلمانوں کی علومِ ریاضی علوم فلکیات علومِ طب علمِ کیمیا علمِ نباتات وحیاتیات میں خدمات ذکر کیں آٹھویں فصل میں مستشرقین کے اسلامی تہذیب پر اعتراضات ذکر کیے اور ان کے جوابات ذکر کئے۔ نویں فصل میں میں اسلامی اور مغربی تہذیب کا تقابلی جائزہ پیش کیا۔ یہ کتاب اسلامی تہذیب کے تمام پہلوؤں کا بخوبی احاطہ کرتی ہے۔ "الحضارۃ الاسلامیہ مقرنۃ بالحضارہ الغربیہ[2]" ڈاکٹر توفیق یوسف الواعی کا پی ایچ ڈی کا مقالہ تھا جو کتابی شکل میں شائع ہوا یہ کتاب چار ابواب اور ایک مقدمہ پر مشتمل ہے اور ایک تمہیدی باب بھی قائم کیا گیا ہے یہ کتاب 900 صفحات پر مشتمل ہے۔ تمہیدی باب میں تہذیب کی مکمل تاریخ کا ذکر ہے ہے اور تہذیب کا تفصیلی ارتقاء بیان کیا گیا ہے۔ اور اس کے پہلے باب میں اسلامی تہذیب کی مکمل تاریخ ہے اور اسلامی تہذیب کے مناہج کا ذکر ہے اسلامی تہذیب کا تعارف ہے اور اسلامی تہذیب کے قیام کے لیے علمی طریقہ کار واضح کیا گیا ہے۔ اسلامی تہذیب کی بنیادی اساس ذکر کی ہیں اور مقاصد شریعت کو ذکر کیا ہے۔ اسلامی تہذیب میں علوم کی جمع و تدوین کا تذکرہ ہے اور اسلامی تہذیب کے علمی اثرات کو بیان کیا ہے اور اسلامی تہذیب کے احیاء میں انبیائے کرام کا کردار واضح کیا ہے۔ دوسرا باب اسلامی تہذیب کے ادوار اور خصوصیات عربوں اور غیر عربوں کی تہذیب، مسلمانوں کی علوم وفنون میں خدمات علوم طب علوم ریاضی علوم فلکیات

تاریخ جغرافیہ اور علم ادب میں خدمات کو بیان کیا ہے، مغربی تہذیب پر علمی اثرات اور اسلامی تہذیب کی بنیادیں ذکر کی ہیں۔ تیسرا باب: اسلامی تہذیب کو درپیش چیلنجز اسلامی تہذیب کا مستقبل، اسلامی تہذیب کے بقاء کے عناصر اسلامی تہذیب انسانیت کی فلاح کیلئے بنیادی ضرورت ہے، نیز اسلامی تہذیب کے عالمی اثرات کو بیان کیا ہے باب چہارم میں اسلامی تہذیب کے انحطاط کے اسباب، فکری یلغار اور امت مسلمہ پر اس کے اثرات فکری یلغار کے اسباب اور اس کا حل بیان کیا ہے۔ "عہد نبوی میں تمدن[3]" تعارفی رجحان کی یہ اردو کی جامع کتاب ہے۔ پروفیسر یٰسین مظہر نے اس کو تالیف کیا ہے۔ مدنی کلچر کو بہت تفصیل سے بیان کیا گیا ہے، ماکولات و مشروبات سے شروع کیا۔ پھر ملبوسات کو تفصیل سے ذکر کیا۔ زیب و زینت کے ذرائع میں سے زیورات پر تفصیلی بحث کی۔ فنِ تعمیر کا تذکرہ کیا، جس میں ہر طرح کی تعمیرات کا مکمل احاطہ کیا۔ ممکنہ سہولیات کا تذکرہ کیا۔ اسلامی تہوار و تقریبات ذکر کیں۔ موسیقی کے عنوان پر آخری باب باندھا، جس میں شادی، نکاح، ولیمہ، رخصتی، تفصیلاً ذکر کیں۔ تقریباتِ غم، عیادتِ بیماراں، تجہیز و تکفین کا اسلامی طریقہ کار سیرت کے واقعات کی روشنی میں تفصیل سے ذکر کیا۔ "اسلامی تہذیب و اقدار[4]" اس کتاب کے مصنف سید اسد گیلانی ہیں اسلامی تہذیب کے تعارفی رجحان کی عکاسی کرتی ہے۔ اسلام کے طریقہ انقلاب کو بیان کیا۔ اسلامی قیادت اور اسلامی ریاست کی شناخت کا تعارف پیش کیا اسلامی معاشرہ اور ما دی وسائل ذکر کئے، مثالی اسلامی معاشرہ کی خوبیاں بیان کیں اسلام اور کسب حلال کے تصور کا تعارف کروایا، اسلامی تہذیب و شرافت کی خصوصیات ذکر کیں اسلامی تعلیمی نظریات، اسلام اور روحانیت اور اسلام کی اعتقادی بنیادیں ذکر کیں۔ "اسلامی تہذیب کی تفہیم جدید[5]" یہ کتاب ڈاکٹر محمد علی ضناوی کی ہے اس کا اردو ترجمہ محمد سعود عالم قاسمی نے کیا یہ کتاب پانچ فصلوں پر مشتمل ہے پہلی فصل تہذیب کے مفاہیم پر مشتمل ہے دوسری فصل میں اسلامی تہذیب کے ضوابط، ریاست اور تہذیب، تہذیب کی تشکیل میں صالح قیادت کا عمل زبان تہذیب کا حصہ ہے اس کو واضح کیا گیا۔ تیسری فصل میں اسلامی تہذیب میں توقف کی صورت بیان کی ہے۔ چوتھی فصل میں اسلامی تہذیب کے چیلنجز ذکر کئے گئے۔ پانچویں فصل اسلامی تہذیب کے فروغ کیلئے ہراول دستہ کا کردار ذکر کیا ہے۔ "تعلیم اور جدید تہذیبی چیلنجز[6]" ڈاکٹر خالد علوی اس کے مؤلف ہیں اس کتاب میں ہمارے معاشرہ کے نظامِ تعلیم کو درپیش تہذیبی چیلنجز کو ذکر کیا ہے نیز ان چیلنجز کے حل کیلئے لائحہ عمل پیش کیا۔ نظامِ تعلیم کو تہذیبی چیلنجز سے محفوظ رکھنے کیلئے کچھ اصول وضع کئے ہیں، نظامِ تعلیم کی یکجہتی، یکساں قومی نصاب، عمرانی علوم کی تنقیدی تدریس، ملی تشخص، آخر میں مغربی تہذیب کا تنقیدی جائزہ پیش کیا ہے۔ "مطالعہ تہذیب"[7] یہ کتاب ڈاکٹر نگار ساجد کی مرتب کردہ ہے اس میں انسانی تاریخ اور تہذیب کے عناصر تکوینی کا ذکر ہے مختلف تہذیبوں ہندو یونانی ایرانی رومی اور عربی تہذیبوں کا تعارف بیان کیا ہے، اسلامی تہذیب کا آغاز و ارتقاء کو بیان کیا ہے۔ اسلامی تہذیب کی بنیادیں (عقائد) اور اس کی عملی صورتیں (عبادات) کو تفصیل سے بیان کیا ہے آخر میں اسلام کے مختلف نظام ہائے حیات کا تفصیلی تعارف پیش کیا جس میں اسلام کا اخلاقی نظام، اسلام کا معاشرتی نظام، اسلام کا اقتصادی نظام، اسلام کا سیاسی نظام، اسلام کا عدالتی نظام نمایاں ہیں آخر میں شریعت اسلامی کے ماخذ فقہ اسلامی کے ماخذ کا ذکر کیا گیا ہے۔ "مغربی تہذیب، ایک معاصرانہ جائزہ"[8] اس کتاب کے مصنف ڈاکٹر جاوید انصاری ہیں، تعارفی رجحان کا اسلوب اس میں غالب ہے۔ سرمایہ داری کا تصور، سرمایہ دارانہ شخصیت کی فلسفیانہ بنیادیں، سرمایہ داری اور جمہوریت، سرمایہ داری اور مغربی استعمار اور احیاء دین ان عنوانات کے ساتھ اس کتاب میں تفصیلی مباحث ذکر کی گئی ہیں۔ "مدنی معاشرہ (عہد رسالت میں)"[9] یہ کتاب اکرم ضیاء العمری کی ہے اس کا ترجمہ عذرا نسیم فارو

قی نے کیا ہے۔ تاریخ کی اسلامی تعبیر کے عمومی خدوخال ذکر کئے گئے ہیں۔ قرونِ اولیٰ میں مسلمانوں کے طرز عمل کے مقاصد کا ایک جائزہ پیش کیا ہے۔ تہذیب کی قدر شناسی پر بات کی ہے۔ تاریخ نگاری میں شرعی اصطلاحات کا استعمال کیا ہے۔ مدنی معاشرہ قبل از ہجرت ذکر کیا اور مدنی معاشرہ پر اسلام کے اثرات ذکر کرنے کے ساتھ مدنی معاشرہ پر ہجرت کے اثرات واضح کیے۔ دور نبوی کے نظام مواخات پر تفصیلی بات کی ۔میثاق مدینہ کا اعلان ،یہودیوں کی عہد شکنی اور ان کا مدینہ سے خروج کا ذکر کیا۔ مشرکین کے خلاف جہاد مختصر اتمام مشہور غزوات کا تذکرہ کیا۔ گویا کہ مدنی معاشرہ حقیقت میں اسلامی تہذیب کی بنیادیں ہے، جس پر اسلامی تہذیب قائم ہے۔ آج بھی اسلامی تہذیب کے احیاء کے لیے اسی طرز عمل کی ضرورت ہے۔"تعارف تہذیب، مغرب و فلسفہ جدید"[10] یہ کتاب پروفیسر مفتی محمد احمد نے تالیف کی۔ یہ چھ ابواب پر مشتمل ہے۔اس میں اسلامی تہذیب و تمدن کے تعارفی رجحان کی عکاسی ملتی ہے۔ عصر حاضر میں اسلام پر کفری نظریاتی و فکری یلغار، اسلام پر کیے جانے والے اعتراضات اور ان کا حل، کفر کی بدلی ہوئی شکلیں، لبرل ازم، سیکولر ازم، ماڈرن ازم، جدیدیت، روشن خیالی، تصور آزادی ،مساوات، جمہوریت، سول سوسائٹی، ہیومن رائٹس کی ناقدانہ انداز میں وضاحت کی۔ تہذیب مغرب کی ابتدا اور ارتقاء سائنس اور اسلام کی ہم آہنگی کا جائزہ پیش کیا۔ اسلامی تہذیب اور اس کے بنیادی اصول[11] مولانا مودودی کی یہ تحریر تعارفی رجحان کی عکاسی کرتی ہے، اور اسلامی تہذیب و تمدن کا جامع تعارف پیش کرتی ہے۔ اسلامی تہذیب کی بنیادوں (عوامل و عناصر) کو تفصیلی بیان کیا ہے۔ اس میں اسلامی زندگی کے نصب العین اور اسلامی تصور کو اجاگر کیا گیا ہے۔ اس کتاب کو اسلامی تہذیب و تمدن کی اساس سمجھا جاتا ہے۔ "اسلامی تہذیب اور اس کا عالم گیر تصور"[12] یہ مقالہ سید عزیز الرحمٰن (ڈائریکٹر دعوہ اکیڈمی کراچی) نے تحریر کیا جو ششماہی السیرہ عالمی میں شائع ہوا۔ یہ ایک تعارفی رجحان کا مقالہ ہے مبحث اول میں اسلامی تہذیب کا مفہوم ذکر کیا، تہذیب کے عناصر، اسلامی تہذیب کے عوامل اور عناصر ذکر کئے، آخر میں اسلامی تہذیب کی اخلاقی اقدار اور امتیاز و خصوصیات بیان کیں۔ اسلامی تہذیب کا جامع انداز میں تعارف پیش کیا۔ "Pakistan Society and Culture[13]" یہ کتاب اس تحقیقی منصوبے کا نتیجہ ہے جو یونیورسٹی آف کیلیفورنیا نے نیوہیون (امریکہ) کے ادارے بنام ہیومن ریلیشنز ایریا فائلز کی طرف سے اختیار کیا۔ اس منصوبے کے صدر ڈاکٹر جان ایچ کور تھے۔ یہ چند مغربی سکالر کا شاہکار ہے جو پاکستانی تہذیب و ثقافت کی عکاسی کرتا ہے۔ تمہیدی باب میں جغرافیہ، آب و ہوا اور آبادی ذکر کی، شہریوں کی نشو نما، دیہاتی زندگی کا تعارف کروایا، اقتصادی نشوارتقاء ذکر کیا، پنجاب کی دیہاتی زندگی گاؤں کی کیفیت کا تذکرہ کیا، مختلف قبائل کا تعارف پیش کیا، مغربی پاکستان میں عورت کے متعلق تصورات ذکر کئے رسم ورواج اور ثقافتی تعلقات کا تذکرہ کیا۔

اسلامی تہذیب کے تاریخی رجحان پر علمی کام کا مطالعہ

دوسرا رجحان تاریخی ہے جس میں محققین تہذیب و تمدن کی تاریخی اعتبار سے جہات طے کرتے ہیں، پہلے تہذیب کی تاریخ کا تذکرہ کرتے ہوئے آخر میں اسلامی تہذیب کی تاریخ ذکر کرتے ہیں اسلامی تہذیب کے ارتقاء کو تفصیل سے بیان کرتے ہیں۔ عالم اسلام میں محققین نے تاریخی رجحان کے اعتبار سے بہت علمی کام کیا ہے اس میں سے چند محققین کے کام کو یہاں جمع کیا گیا ہے۔ ان محققین میں ڈاکٹر ابو زید شبلی ہیں "تاریخ الحضارۃ الاسلامیہ و الفکر الاسلامی"[14] ڈاکٹر ابو زید شبلی کی تصنیف ہے اس کتاب کو مصنف نے مختلف اسلامی تہذیب کی مباحث سے مزین کیا ہے یہ کتاب 360 صفحات پر مشتمل ہے۔ پہلی مبحث میں تہذیب کی تعریف ارتقاء، عوامل، عناصر اور تکوینی عوامل ذکر کئے ہیں۔ دوسری مبحث میں اسلام سے قبل عربوں کے اور عالمی

حالات کو مؤرخانہ انداز میں تعارف پیش کیا ہے، اسلامی تہذیب کے اصول و مبادیات ذکر کئے ہیں، خلیفہ اور حکام کو مقرر کرنے کے تفصیلی اصول بیان کئے ہیں، علوم اسلامیہ کی تدوین و تاریخ کو تفصیلا ذکر کیا ہے اسلامی معیشت کے فروغ کے اصول ذکر کئے ہیں، اسلامی تہذیب کے فکری اثرات اور علوم و فنون میں مسلمان سائنسدانوں کے کردار کو بیان کیا، مشہور مسلم مفکرین الکندی، الفارابی، ابن سینا، غزالی کی عالمی اور علمی خدمات بیان کیں، نیز اسلامی تہذیب کے مغربی تہذیب پر اثرات بیان کیے۔ "تاریخ اتراث العربی"[15] تاریخ اتراث العربی ڈاکٹر فواد سیز گین کا ایک علمی شاہکار ہے ڈاکٹر فواد جرمنی میں مقیم ہیں ڈاکٹر صاحب معروف جرمن مستشرق ہیلموٹ رٹر کے شاگرد ہیں آپ کا بیشتر کام جرمن میں ہے۔ تاریخ اتراث العربی 10 جلدوں پر مشتمل ہے۔ پہلی جلد علوم قرآن وحدیث، تاریخ، فقہ، عقائد، توحید اور تصوف پر مشتمل ہے اوراس میں ان علوم کے آغاز سے لے کر ۴۳۰ھ تک کے دور کا احاطہ کیا گیا ہے۔ یہ جلد ۱۹۷۷ء میں شائع ہوئی۔ دوسری جلد اس کا موضوع شعر ہے۔ یہ جلد ۱۹۷۵ء میں زیور طبع سے آراستہ ہوسکی۔ تیسری جلد ۱۹۷۰ء میں شائع ہوئی۔ اس میں طب، بیطرہ اور حیوانیات شامل ہیں۔ چوتھی جلد ۱۹۷۱ء میں نکلی۔ یہ کیمیا، نباتیات اور زراعت پر مشتمل ہے۔ پانچویں جلد ۱۹۷۴ء میں سامنے آئی۔ اس کا موضوع ریاضیات ہے۔ چھٹی جلد یہ فلکیات، احکام نجوم اور آثار علویہ [Meteorology] سے متعلق ہے۔ اس میں تقریبا ایک ہزار صفحات ہوں گے۔ ساتویں جلد کا موضوع علم لغت نحو اور بلاغت وغیرہ ہیں۔ آٹھویں جلدی فلسفہ، منطق، نفسیات، اخلاق، سیاست اور علم الاجتماع پر مشتمل ہے۔ نویں جلد جغرافیہ طبیعیات، ارضیات اور موسیقی سے بحث کرے گی۔ دسویں جلد یہ جلد علوم اسلامیہ کے ضمن میں تعارف عمومی کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس کا موضوع علوم اسلامیہ کی اٹھان اور ارتقائی مراحل ہیں، یعنی تجربہ، مشاہدہ، تنقید کا پس منظر اور اسلوب، مسلمان علماء کے ہاں نقل کی دیانت، احتیاط، باریک بینی اور دیانت کی صفات میں ان کا یونانیوں اور لاطینیوں سے موازنہ کیا، نیز مسلمان علماء کا یورپ اور دیگر انحائے عالم پر اثر۔ ڈاکٹر فواد سیز گن مشہور محاضرات تاریخی علوم میں تہذیبِ اسلامی کا مقام ڈاکٹر خورشید رضوی کے ترجمہ کے ساتھ ادارہ تحقیقی اسلامی بین الاقوامی یونیورسٹی اسلام سے شائع ہوچکے اسلامی تہذیب کی تاریخ میں ان محاضرات کا اہم کردار ہے۔ ان محاضرات میں تاریخی علوم میں مسلمانوں اور عربوں کا مقام، تاریخ طب میں مسلمانوں اور عربوں کا مقام، علم کیمیا کی تاریخ میں مسلمانوں اور عربوں کا مقام ریاضیات کی تاریخ میں مسلمانوں اور عربوں کا مقام فلکیات کی تاریخ میں مسلمانوں اور عربوں کا مقام عربوں کی فلکیات کا یورپ پر اثر آثار علویہ (Meteorology) کی تاریخ میں مسلمانوں اور عربوں کا مقام یورپ کی تحریک احیاء پر عربی و اسلامی علوم کا اثر عربی و اسلامی علوم میں اسناد کی اہمیت کتاب الاغانی کے ماخذ، قدیم عربی شاعری: حقیقت یا افسانہ اسلامی ثقافت میں جمود کے اسباب۔ پر مدلل انداز میں بحث کی گئی ہے۔

"أثر العربي في الحضارة الأروبية"[16] تاریخی رجحان کی یہ چوتھی کتاب ہے، یہ ۳۳۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ ڈاکٹر عباس محمود العقاد نے بڑے جامع انداز میں اسلامی تہذیب پر بحث کی ہے۔ عربوں کی تاریخ ذکر کی، عقائد کو بیان کیا، زندگی گزارنے کے آداب اور سلوک واضح کیے۔ جنگ کے اصول وضوابط، علوم وفنون میں جغرافیہ، علم فلکیات، علم موسیقی، فلسفۃ الدین پر جامع مباحث تحریر کیں۔ تہذیبوں کے احوال، اجتماعیت اور سیاست کے اصول ذکر کیے۔ "الحضارة الإسلامية"[17] عبد الرحمن حسن کی اسلامی تہذیب پر یہ کتاب ۶۷۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ مصنف نے چار ابواب ذکر کیے ہیں۔ باب اول، اسلامی تہذیب کی فکری بنیادوں پر مشتمل ہے۔ دوسرے باب میں اسلامی تہذیب کے قیام کے اصول ذکر کیے ہیں۔ تیسرے باب میں مختلف رسائل کا

تذکرہ ہے، جن میں اسلامی تہذیب کے علمی اور عملی احیاء کی صورتیں تحریر کی ہیں۔ چوتھے باب میں اسلامی تہذیب کے دیگر تہذیبوں پر اثرات بیان کیے ہیں۔

"تاریخ الحضارۃ الاسلامیہ"[18] ڈاکٹر عبد الوھاب کی تالیف ہے اس کا اردو ترجمہ حمزہ طاہر نے کیا۔ یہ کتاب مختلف مباحث پر مشتمل ہے اسلامی تہذیب اور عربی تہذیب کی تاریخ بیان کی ہے چھ فصول پر مشتمل ہے مسیحیت کی مکمل تاریخ ذکر کی ہے۔ اسلامی ثقافت میں خلافت کی ابتدا کس طرح ہوئی اس کی تفصیل بیان کی گئی ہے اس میں بھی تاریخی رجحان کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔ "تہذیبوں کے اختلاط کے دور میں اسلامی تہذیب کا کردار:[19]"مقالہ نگار محمد مشتاق نگران مقالہ ڈاکٹر صلاح الدین کی نگرانی میں وفاقی اردو یونیورسٹی کراچی میں 2012ء کو پی ایچ ڈی کی ڈگری کے حصول کیلئے پیش کیا۔ یہ مقالہ تعارفی رجحان کی عکاسی کرتا ہے تمام تہذیبوں کا تفصیلی تعارف پیش کیا ان تمام تہذیبوں میں اسلامی تہذیب کو دلائل کی روشنی میں نمایاں کیا۔ اسلامی تہذیب کے کردار کو واضح کیا۔ مسلم تہذیب وثقافت کی بقاء، مسلمانوں کی علمی سیاسی ومعاشی ترقی تحریک آزادی کے تناظر میں: یہ مقالہ سیدہ شائستہ عشرت کا ہے۔ "اسلامی تہذیب کی داستان"[20] ول ڈیورانٹ کی کتاب" The story of Islamic civilization"کا اردو ترجمہ یاسر جواد نے کیا یہ تاریخی رجحان کی ایک جامع کتاب ہے۔ اس میں عقیدے، فتوحات، علم وفن، سائنس، اور ادب کا تاریخی جائزہ تفصیلا پیش کیا ہے۔

[21]"The World of Islamic Civilization" یہ ڈاکٹر لی بان کی کتاب ہے اس کا اردو ترجمہ سید علی بلگرامی نے کیا کتاب کا اردو نام "تمدن عرب" ہے لیکن کتاب کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے اس میں عالم اسلام کا تمدن ذکر کیا گیا یہ تاریخی رجحان کی عکاسی کرتی ہے محقق نے اس کی ابتدا، عربستان کے جغرافیہ سے کی ہے۔ جس میں ملک کے طبعی حالات اور قدیم وجدید تقسیمات کا تذکرہ ہے۔ اس کے بعد اس کے رہنے والوں کے خصائص طبعی بیان کئے ہیں۔ پھر ظہور اسلام کی کیفیت اشاعت اسلام کے اسباب اسلامی سلطنت کی وسعت۔ تمدن وتہذیب کے لوازم اور ان کے عروج وانحطاط کو بیان کیا ہے ۔ڈاکٹر لی بان اگرچہ اسلامی زبانوں سے واقف نہین ہے اور نہ یورپ کے مستشرقین کی صف اول میں اس کا شمار ہوتا ہے اور نہ اس نے اپنی تصنیف میں اس طرز واسلوب کو ختیار کیا ہے جو مستشرقین کا خاصہ ہے۔ استدلالی مباحث کو اس کتاب میں جمع کیا ہے۔ اس کا طرز انداز اس قدر عام فہم ہے کہ مشکل سے مشکل مسئلہ بھی آسانی کے ساتھ ذہن نشین ہو جاتا ہے۔ پہلے ڈاکٹر لی بان نے تمام ضروری مباحث کو اس کتاب میں جمع کیا ہے دوسرا. تمدن کے خصائص بیان کرنے کے بجائے تصاویر کے ذریعہ پیش کئے ہیں۔ اس تدبیر سے وہ بات بھی باآسانی ذہن نشین ہو جاتی ہے۔ جو الفاظ کے ذریعہ کئی صفحات پڑھنے کے بعد بھی مشکل سے سمجھ میں آسکتی ہے۔۔ ڈاکٹر لی بان نے واقعات کے اسباب وعلل تلاش کئے ہیں۔ فلسفہ تاریخ کا یہ ایک اہم مسئلہ ہے جس کے جانب دیگر مصنفین نے بہت کم توجہ کی ہے۔ ڈاکٹر لی بان نے ایسے نتائج استخراج کئے ہیں کہ کہ ان کے خلاف بحث ومباحثہ کی بہت کم گنجائش بنتی ہے۔

اسلامی تہذیب کے تقابلی رجحان پر علمی کام کا مطالعہ

تیسرا رجحان تقابلی رجحان ہے جس میں محققین اسلامی تہذیب کا باقی تہذیبوں کے ساتھ تقابلی جائزہ پیش کرتے ہیں نیز اسلامی تہذیب وتمدن کو اس کی نمایاں خصوصیات کی وجہ سے باقی تمام تہذیبوں سے ممتاز کرتے ہے۔ نیز اسلامی ثقافت کی جامعیت

سے متعارف کرواتے ہیں، عالم اسلام میں محققین نے تقابلی رجحان کے اعتبار سے علمی کام کیا ہے اس میں سے چند محققین کے کام کو یہاں جمع کیا گیا ہے۔ اقتضاء الصراط المستقیم[22] ابن تیمیہؒ کی کتاب ''اقتضاء الصراط المستقیم'' کا مولوی شمس تبریز خان نے ''اسلامی اور غیر اسلامی تہذیب'' کے نام سے ترجمہ کیا ہے۔ یہ کتاب دو جامع ابواب پر مشتمل ہے۔ پہلے باب میں اسلام اور مسئلہ تشبہ کو اجاگر کیا گیا ہے۔ دوسرے باب میں قبل از اسلام الہامی مذاہب کے ساتھ اسلام کے رویہ کو بیان کیا ہے۔ ابن تیمیہؒ کی یہ کتاب اسلامی تہذیب کو صحیح معنوں میں اجاگر کرتی ہے۔ "من روائع حضارتنا"[23] یہ جامع کتاب ڈاکٹر مصطفیٰ سباعی کی اسلامی تہذیب کے نمایاں پہلوں کا بخوبی احاطہ کرتی ہے اس کا اردو میں مشہور ترجمہ سید معروف شاہ نے اسلامی تہذیب کے چند درخشاں پہلو کے عنوانات سے کیا ہے۔ اس کتاب کے ذریعہ ہم صرف اپنی روایات و تہذیب سے واقف ہوں گے بلکہ اپنے اسلاف کے ان درخشاں کارناموں کا بھی علم حاصل کر سکیں گے جن کی بنا پر ہم اقوام عالم میں اپنا سر فخر و انبساط سے اونچا کر سکتے ہیں۔ ڈاکٹر مصطفیٰ سباعی مرحوم، شام کے ممتاز ادیب اور رہنما تھے۔ ایک عرصہ تک شام کی مشہور دینی تحریک الاخوان المسلمون کے مراقب عام کے منصب پر فائز رہے۔ علمی و ادبی دنیا میں آپ کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں زمانہ حال میں عالم اسلام نے چوٹی کے جو چند مفکرین پیدا کیے ہیں ان میں آپ کا شمار کیا جاتا ہے۔ آپ متعدد بلند پایہ کتب کے مصنف ہیں اور آپ کی کئی کتابیں بین الاقوامی علمی حلقوں سے خراج تحسین حاصل کر چکی ہیں۔ یہ کتاب بارہ ابواب پر مشتمل ہے باب اول میں اسلامی تہذیب کی خصوصیات ذکر کیں دوسرے باب میں ہماری تہذیب کے آثار ذکر کئے، تیسرے اور چوتھے باب میں انسان دوستی مساوات، عدل و انصاف کے اصول بیان کئے۔ پانچویں باب میں مغربی رواداری کے اصول اور سیرت اور خلفاء راشدین کے ادوار سے مثالیں دیں۔ چھٹا باب ہمارے جنگی اخلاقیات پر مشتمل ہے جنگ کے مقاصد اور اصول بیان کئے۔ ساتواں باب حیوانات پر شفقت اور حیوانات کیلئے اخلاقیات واضح کی ہیں۔ آٹھواں باب رفاہ عامہ کے ادارے اور رفاہ عامہ سے متعلق اسلامی تہذیب کے بنیادی تصورات کو بیان کیا ہے نواں باب مدارس اور علمی ادارے اور ان کے مکمل نظام پر مشتمل ہے۔ دسواں باب شفاخانے اور طبی درسگاہیں اور علوم طب پر مکمل مباحث ذکر کی ہیں گیارہواں باب علوم طب کے لٹریچر کی فراہمی پر مشتمل ہے بارہواں باب مجالس اور علمی حلقے دور عباسی کی علمی مجالس پر مشتمل ہے۔ "تنقیحات (اسلام اور مغرب کا تصادم[24])" یہ کتاب تقابلی رجحان پر مشتمل ہے۔ ابو الاعلیٰ مودودی کا علمی شاہکار ہے۔ امت مسلمہ کے مغرب سے متاثر ہونے کے اسباب کو تفصیلی ذکر کیا ہے۔ نیز مغربی تہذیب کے اثرات سے نکلنے کے اسباب کی طرف رہنمائی کی ہے۔ "بنیاد پرستی اور تہذیبی کشمکش[25]" یہ کتاب بارہ ابواب پر مشتمل ہے۔ مرزا محمد الیاس نے اسکو مرتب کیا ہے اس کتاب میں ہمارے بنیاد پرست ہونے کی وجوہات ذکر کی گئی ہیں۔ بنیاد پرستی کا مفہوم، بنیاد پرستی، سیکولرازم اور سیاست کو ذکر کیا گیا ہے۔ اسلام اور مغربی تہذیب کا تقابل پیش کیا گیا ہے۔ اسلامی نظام کو موجودہ دور میں پیش آنے والے مسائل کی نشاندہی کی گئی ہے۔ اہل مغرب کی نظر میں اسلام کا تصور واضح کرنے کے ساتھ مغربی تہذیب کے مادی رویے بیان کیے گئے ہیں۔ انسانی حقوق کے مسئلہ کو اجاگر کیا گیا ہے، مسلم امت پر دہشت گردی کے الزامات کا ازالہ کیا گیا ہے۔ "اسلام اور مشرق و مغرب کی تہذیبی کشمکش"[26] حق کے خلاف آغاز اسلام سے ہی باطل قوتیں طرح طرح کی سازشوں میں مصروف رہی ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ اسلام کا دفاع کرنے والے حضرات اور رجال کار بھی ہر دور میں موجود رہے ہیں۔ ہر دور میں کئی مشاہیر اسلام نے باطل نظریات کا نہ صرف بھرپور توڑ کیا بلکہ غیر اسلامی افکار نظریات پر بھرپور تنقید کی اور عقلی دلائل سے ثابت کیا کہ وہ ناقص بودے، کھوکھلے

اورانسانیت کے زہر قاتل ہیں۔ نیز انہوں نے اسلام کی حقانیت کو دلائل وبراہین سے روز روشن کی طرح واضح کیا۔ زیر تبصرہ کتاب "اسلام اور مشرق ومغرب کی تہذیبی کشمکش "یورپ کے اندرابھرنے والی ایک مسلم ریاست بوسنیا کے منتخب سربراہ او راسلام کے ایک بہت بڑے دانشور، قانون دان، سکالر اور مبلغ علی عزت بیگووچ کی ایک معرکہ آراء تصنیف ہے۔اس کتاب میں انہوں نے تہذیب وتمدن، اسلامی افکار، سائنس، عمرانیات، مسخ مذاہب کی ناکامی اور دور جدید کے ناقص تصورات کا تفصیلی جائزہ لیاہے۔ اور ساتھ ساتھ وہ تمام حقائق اکٹھے کردیئے ہیں جو اسلام کی سچائی کے ثبوت کے طور پر پیش کیے جاسکتے ہیں۔اس کتاب کو بہترین دلائل، عام فہم اسلوب کے سبب مغربی دنیامیں ہاتھوں ہاتھ لیاگیا۔یہ کتاب دس ابواب پر مشتمل ہے ۔یہ کتاب تقابلی رجحان کی عکاسی کرتی ہے۔اس کا ترجمہ محمد ایوب منیر نے کیاہے اس میں مذہب کا مکمل تعارف پیش کیا گیا ہے۔ تہذیب وتمدن کا تعارف کروایا گیاہے۔ اسلامی تہذیب کی اخلاقیات پیش کی گئی ہیں۔ تہذیب وثقافت کا تاریخی ارتقاء ذکر کیا گیاہے۔اسلامی تعلیمات کا مغربی تہذیب سے تقابل پیش کرکے اسلامی تہذیب کو نمایاں کیا گیاہے۔اسلام سے قبل الہامی ادیان کا تعارف پیش کیا گیا"یہودی، مغرب اور اسلام[27]"اس کتاب میں آٹھ مباحث ذکر کی گئی ہیں۔ڈاکٹر عبد اللہ نے تحریر کی ہے حصہ اول میں مغربی استعمار اور اس کے حربے، سرمایہ داری، اشتراکیت اور اسلام، ابوالخبائث سگمنڈ فرائیڈ مستشرق کے تصورات واضح کیے گئے ہیں۔استشراق کے تحت پروفیسر آرنلڈ کے نظریات خلافت کا خلاصہ ذکر کیا گیا۔یہودیت انسانیت کے لیے بدترین لعنت ہے، ثابت کیا گیاہے۔ حقوق انسانی کی تاریخ اور خطبہ حجۃ الوداع کو تفصیل سے بیان کیا گیاہے۔اس کتاب کے حصہ دوم میں سیاسی اور عسکری یلغار، روسی مسلمانوں سے بیوفائی اورانسانی حقوق کے حوالے سے امریکہ کا رویہ بیان کیا گیا ہے۔"تہذیبوں کا تصادم[28]"تقابلی رجحان کی کتاب ہے، یہ ایک مختصر مگر جامع اسلوب کو سمیٹے ہوئے ہے اس کے مصنف شا ہنواز نے تہذیبوں کے تصادم کی وجوہات واسباب اور نتائج پر تفصیلی روشنی ڈالی ہے۔"مسلم ممالک میں اسلامیت اور مغربیت کی کشمکش"[29]مولاناسید ابوالحسن ندوی نے تقابلی رجحان پر اس کتاب کو تالیف کیاہے، مغربی ممالک کے بارے میں بعض ممالک کا منفی یاغیر جانبدارانہ رویہ، عالم اسلام مغربی تہذیب کی زد میں، عالم اسلام میں تجدد ومغربیت کی تحریک کے حامی اور ناقدین کی آراء کو جمع کیا۔عالم اسلام میں مصر کے کردار کی اہمیت کو بیان کیا، مغربیت کے عالمگیر رجحان کے اسباب عالم اسلام کا مستقبل و مجتہدانہ کردار بیان کیا۔"ملتِ اسلامیہ دوراہے پر"[30]مسلمانوں کو درپیش عصر حاضر کے چیلنج اور قرآن وسنت کی روشنی میں نجات کا راستہ۔"اسلام اور عصر جدید"زیر تبصرہ کتاب "اسلام اور عصر جدید" کی جناب محمد تنزیل الصدیقی الحسینی کے اسلام اور عصر جدید کے متعلق تحریر گئے ان مضامین کا مجموعہ ہے جو وقتاً وقتاً مختلف رسائل میں اشاعت پذیر ہوئے۔ان مضامین میں انہوں نے مسلمانوں کی توجہ عہد جدید کی روشن حقیقتوں کی طرف مبذول کروائی ہے اور یہ ثابت کیاہے کہ اسلام انسانوں کا واحد دین، نبی کریم ﷺ انسانی زندگی کے واحد رہبر اور قرآن انسانی ہدایت کی کامل کتاب ہے۔اسلام ایک عالمگیر دین ہے یہ صرف مسلمانوں کے لیے نہیں ہے بلکہ مسلمانوں کا فریضہ ہے کہ وہ گمراہ انسانیت کو اسلام سے متعارف کروایں اور دعوت اسلام پیش کریں۔"اسلام اور رد مغرب"[31]اسلام اور مغربی تہذیب کی کشمکش صدیوں سے جاری ہے۔ مغربی تہذیب کو اپنانے کے حوالے سے عالم اسلام میں تین مختلف مکاتب فکر پائے جاتے ہیں۔ بعض نے مغربی تہذیب کو مکمل طور پر اپنا طرزِ حیات بنالیا، تو بعض نے درمیانی راہ نکال کر اس سے ایک طرزِ مفاہمت پیدا کرلی۔ صرف چند صاحب کردار اور باحمیت کردار ایسے ہیں، جنہوں نے کامل بصیرت اور گہرے ادراک کے ساتھ اس تہذیب کا پُرزور ردّ کرکے مخالفین کے منہ بند کردیئے۔ مغربی

تہذیب کا ردّ کرنے والوں میں ڈاکٹر محمد امین صاحب کی کاوش لائق تحسین ہے۔ زیر نظر کتاب ''اسلام اور ردّ مغرب'' مولانا ڈاکٹر محمد امین صاحب (مدیر ماہنامہ البرہان، لاہور؛ ناظم اعلیٰ ملی مجلس شرعی، پاکسان) کی تصنیف ہے جو کہ تین ابواب پر مشتمل ہے جن کے عنوانات حسبِ ذیل ہیں۔ باب اول: مغربی تہذیب کے قابل ردّ ہونے کے شرعی و عقلی دلائل، باب دوم: ردّ مغربی تہذیب کے موقف پر اشکالات واعتراضات کا جائزہ، باب سوم: ردّ مغربی فکر و تہذیب کے تقاضے۔ فاضل مصنف نے اس کتاب میں دلائل سے اس بات کو خوب واضح کیا ہے کہ مغربی تہذیب خلافِ اسلام ہے اور اس کا ردّ شرعاً واجب ہے اور اس کا ہماری دنیا اور آخرت سے گہرا تعلق ہے۔ "مغرب اور اہل اسلام "[32] اہل علم اور اصحابِ قلم میں ایک نمایاں نام جناب خرم مراد کا ہے۔ جنہوں نے زیر تبصرہ کتاب ''مغرب اور عالم ایک مطالعہ'' میں زیر بحث مسئلے کو سمجھنے اور سمجھانے کے لیے بیسویں صدی کے آخری عشرے کے دوران متعدد گراں قدر مقالات تحریر کیے جنہیں جماعت اسلامی کے طباعتی ادارے ''منشورات'' نے کتابی صورت میں حسنِ طباعت سے آراستہ کیا ہے۔ مصنف نے اس کتاب میں مغرب اور اسلامی دنیا کے درمیان مخاصمت یا رقابت کا تجزیہ کرتے ہوئے اس شاہراہِ مستقیم کی نشان دہی بھی کی ہے کہ جس پر چل کر مغربی دنیا پُر سکون اور مسلم دنیا پُر وقار زندگی کا انتخاب کر سکتی ہے۔ "تہذیب کے اس پار عصر حاضر کے مسائل اور اسلامی فکر مغربی فکر کے تناظر میں"[33] یہ کتاب پروفیسر ڈاکٹر عارفہ فرید کی تصنیف کردہ ہے۔ مادی ترقیوں نے انسان کی روحانی تسکین کے سامان بہم نہیں پہنچائے ہیں، بلکہ اسے ایک نئے خلفشار سے دوچار کر دیا ہے۔ ہماری دنیا ایک گلوبل ویلیج تو بن گئی ہے لیکن اس کا ہر گھر' بلکہ ہر فرد بجائے خود ایک دنیا بنتا جارہا ہے۔ انسانی رشتے معدوم ہوتے جارہے ہیں اور ان کی جگہ محض مادی مفادات کے رشتے رہ گئے ہیں۔ یہ تمام انسانوں کے لیے عام طور پر اور مسلمانوں کے لیے لمحہ فکریہ ہے۔ زیرِ تبصرہ کتاب میں اس بحران کا جائزہ لیا گیا ہے اور مختلف مکاتیب فکر کی آراء اجمالاً پیش کرنے کے بعد فاضل مصنفہ نے اپنا نقطہ نظر پیش کیا ہے جو اسلام کی آفاقی اقدار پر مبنی ہے۔ یہ کتاب پیش پا افتادہ مسائل سے متعلق اردو ادب میں ایک گراں قدر اضافہ ہے اور قارئین کے لیے ایک خاصے کی چیز ہے اور مصنفہ نے ایسے مضامین پر قلم اُٹھایا ہے جن سے اردو دان قارئین کم واقف ہیں یا ناواقف ہیں اور اس کتاب میں جدیدیت جیسے اہم مضمون کی تفصیلی نگاہ سے دیکھا گیا ہے۔ کتاب کا اسلوب نہایت عمدہ' سادہ اور عام فہم ہے۔ علامہ محمد اسد گزشتہ صدی کے ایک عظیم نو مسلم سکالر تھے۔ ان کی انگریزی تصنیف "Islam At The Cross Roads" "اسلام ایٹ دی کراس روڈ" ساٹھ ستر سال قبل برصغیر میں پہلے دہلی اور پھر لاہور سے شائع ہوئی تھی۔ اس کتاب میں علامہ اسد نے مسلمانوں کو مخاطب کر کے یہ کہا ہے کہ ''دو مغربی سماجی اقدار کی اندھی تقلید ترک کر دیں اور اس کے بجائے اپنے اسلامی ورثے کو محفوظ کرنے کی ہوش کریں جس نے کسی زمانے میں کثیر الجہتی اور تاریخی طور پر شاندار مسلم تہذیب جسم دیا تھا۔ وہ اسلام کی صراط مستقیم'' کے زیر عنوان لکھتے ہیں: 'اسلام ہمیں ترک دنیا پر مجبور نہیں کرتا اور نہ روحانی تزکیے کے لیے کسی خفیہ دروازے کو کھولنے سے نئی ریاضتوں پر مجبور کرتا ہے۔ اسلام کا کوئی راہبانہ فلسفے نہیں بلکہ اسلام تو قوانین فطرت کے مطابق زندگی گزارنے کا لائحہ عمل بتاتا ہے جس کا حکم خالق نے اپنی مخلوق کو دیا ہے۔ وہ اسلام کی اخلاقی بنیاد کا خاکہ پیش کرنے کے بعد واضح کرتے ہیں کہ مغربی تہذیب کی روحانی جڑیں بت پرستی روی تہذیب میں پیوست ہیں لہذا مسلمانوں کو مغربی تہذیب کی نقالی سے گریز کرنا چاہیے کیونکہ مسلم تہذیب اور مغربی تہذیب میں کوئی روحانی مطابقت نہیں۔ اس ضمن میں انہوں نے تاریخی تجربات خصوصاً صلیبی جنگوں کا جائزہ لے کر مغرب کی اسلام دشمنی بھی واضح کی ہے۔ علامہ محمد اسد کہتے ہیں کہ مغربی خطوط پر مسلم نو

جوانوں کی تعلیم جو مغرب کے ثقافتی تجربات اور اقدار پر مبنی ہے، ان کیلئے نہایت ہلاکت خیز ہے۔"پاکستان میں مروجہ غیر اسلامی رسومات کا تنقیدی جائزہ:[34]"مقالہ نگار ابو بکر نے نگران مقالہ ڈاکٹر عبد الغفور وفاقی یونیورسٹی اردو اسلام آباد میں 2016 کو پی ایچ ڈی کی ڈگری کے حصول کیلئے پیش کیا۔اس مقالہ میں صرف غیر اسلامی رسومات پر تنقید کی گئی ہے۔"پاکستانی سماج میں معاشرتی بگاڑ کے اسباب اسلامی تعلیمات کی روشنی میں حل:[35]"مقالہ نگار عبد الرؤف نے نگران مقالہ ڈاکٹر ابرار کی نگرانی میں اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں 2008ء کو پی ایچ ڈی کی ڈگری کے حصول کیلئے پیش کیا، اس مقالہ میں عصر حاضر میں معاشرہ کی مختلف بگاڑ کی صورتوں کو بیان کیا ااور بگاڑ کے اسباب کا حل اسلامی تعلیمات کی روشنی میں پیش کیا۔ مغرب کی تہذیبی وثقافتی یلغار: ذرائع ابلاغ کا کردار:[36] مقالہ نگار فائزہ شریف نے مقالہ نگران ڈاکٹر ثمر فاروق کی نگرانی میں پنجاب یونیورسٹی لاہور میں 2004ء کو پی ایچ ڈی کی ڈگری کے حصول کیلئے پیش کیا، اس مقالہ میں امت مسلمہ پر مغرب کی تہذیبی وثقافتی یلغار میں ذرائع ابلاغ کا کیا کردار ہے اس کا ناقدانہ جائزہ لیا اور ذرائع ابلاغ کیلئے درست سمت متعین کی۔

"عہد حاضر میں تہذیب وشائستگی کے تصورات اور اسوۂ نبی":[37] یہ مقالہ ثمینہ سعدیہ (اسسٹنٹ پروفیسر شیخ زید اسلامک سنٹر) سیرت سٹڈیز نے 2016 جلد 1 شمارہ 1 میں اس کو شائع کیا یہ مقالہ اثراتی رجحان پر مشتمل ہے۔ اسلامی تہذیب پر ذرائع ابلاغ کا کردار، مادہ پرستی کے اسلامی تہذیب پر اثرات، نظام تعلیم پر مغربی تہذیب کے اثرات، اور مغرب کی اندھی تقلید کا ذکر کیا ، اسلامی تہذیب کی شائستگی کیلئے اسوۂ نبوی سے مثالیں پیش کیں۔ اسلامی اور مغربی تہذیب کا تقابلی مطالعہ (ڈاکٹر محمود احمد غازی کی افکار میں) یہ مقالہ حافظ عبد القیوم، (شیخ زید اسلامک سنٹر اسلام اور "ڈاکٹر محمود احمد غازی کے افکار کا خصوصی مطالعہ" [38]ڈاکٹر صاحب کی فکر کا ایک نمایاں پہلو یہ بھی ہے کہ وہ مغرب اور مغربی مستشرقین کے اس معاندانہ اور تخریب کارانہ رویہ پر محض جذباتی بیان بازی پر اکتفا نہیں کرتے اور نہ ہی ان کا وژن دنیائے اسلام میں ان سازشوں کا رعب طاری کرنا ہے۔ بلکہ وہ ان حالات میں بھی مغربی تہذیب پر اسلامی تہذیب کی فوقیت ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ MUSLIMS AND THE WEST: Encounter and Dialogue". "[39]اکتوبر 1997، اسلامی اور مغربی تعصب کے مابین ایک تصادم کی کشمکش کی پیش گوئیوں کے درمیان، دنیا کے مختلف حصوں سے تعلق رکھنے والے کچھ چالیس اسکالرز، مفکرین، اور انجمن سازوں نے اسلام آباد کے مشرقی ماحول میں ایک سیمینار میں ایک ساتھ مل کر، مسائل کو حل کرنے کی کوشش کی مسلمان اور مغرب کے مابین تعلقات۔ یہ سمینار، اسلامک ریسرچ انسٹیٹیوٹ، انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی، اسلام آباد اور سنٹر فار مسلم کرسچین افہام وتفہیم، جارج ٹاؤن یونیورسٹی کے مشترکہ سرپرستی میں منعقد ہوا۔ واشنگٹن، ڈی سی نے، مغرب کے بارے میں مسلمانوں کے بارے میں مغربی خیالات اور مسلمان کے نظریات کو تلاش کرنے پر اپنی توجہ مرکوز کی۔ یہ مضمون نہ صرف تعلیمی لحاظ سے چیلینج تھا، بلکہ دونوں تہذیبوں میں افہام وتفہیم اور دوستی کے پل بنانے کے لئے ایک ضروری اقدام بھی تھا۔"مسلمان اور مغرب: ان کاؤنٹر اور مکالمہ" اس سیمینار کے بارہ منتخب مقالے کا مجموعہ ہے۔ یہ مقالے چودہ صدیوں سے پھیلے ہوئے مسلمانوں اور مغرب کے پیچیدہ تعلقات کو سمجھنے کی ایک سنجیدہ کوشش کی نمائندگی کرتے ہیں۔"Muslim society"[40] یہ کتاب ارنیسٹ گیلنر نے تحریر کی اس میں تقابلی رجحان کی عکاسی ہے۔ ارنیسٹ گیلنر نے اسلامی معاشرے اور اس سے جڑی اسلامی اور غیر اسلامی روایات کے بارے میں تحریر کیا بلکہ مختلف مذاہب سے جڑی مختلف اصطلاحات ان کے مذہبی اور غیر مذہبی کام کا موازنہ مذہب کی چھتری تلے کرتے ہوئے معاملات کو کھولنے کی کوشش کی۔ انسانیت کے عقائد میں اتار چڑھاؤ کا ذکر کیا

۔اسلامی اور مغربی تہذیب کی ہم آہنگی میں ابن خلدون کے نظائر کا جائزہ لیا۔اسلام میں جدیدیت کے اداروں کا تقابل پیش کیا۔

اسلامی تہذیب کے اثراتی رجحان پر علمی کام کا مطالعہ

چوتھا رجحان اثراتی ہے جس میں محققین تہذیبوں کے اختلاط کی صورت میں ایک تہذیب کے دوسری تہذیب پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں نیز ان اثرات کے فوائد و نقصانات متعین کرتے ہیں۔اور اسلامی تہذیب کے احیاء کیلئے عصر حاضر کے اس تہذیبی تصادم میں اصول و ضوابط متعین کرتے ہیں۔ محققین نے اثراتی رجحان پر علمی کام کیا ہے اس میں سے چند محققین کے کام کو یہاں جمع کیا گیا ہے۔

"الحضارۃ الاسلامیہ فی المغرب"[41] اس کتاب کے مؤلف ڈاکٹر محمد قاسم ہیں یہ اثراتی رجحان کی کتاب ہے۔اس کتاب میں اسلامی تہذیب و ثقافت کے مغربی تہذیب پر جو تاریخی اثرات مرتب ہوئے ان کو مختلف فصول میں تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔"الحضارۃ الاسلامیہ بین دواعی النہوض وموانع النقد"[42] یہ ڈاکٹر عبد الہادی الفضلی کے محاضرات ہیں جو حسین منصور شیخ نے جمع کئے ہیں، یہ چھ فصول پر مشتمل ہیں اسلامی تہذیب کی ابتدائی مباحث اور مختصر تاریخ ذکر کرنے کے بعد شریعت کی تفصیل کے مناہج کو جدید انداز سے ذکر کیا ہے، جس میں قرآن و حدیث، فکر اسلامی کو مقدم رکھا ہے، فلسفہ یونانی کو بھی بطور منہج متعارف کروایا ہے۔"عالمی تہذیب و ثقافت پر اسلام کے اثرات[43]" یہ کتاب اثراتی رجحان کی عکاسی کرتی ہے محمود علی شرقاوی، اس کے مصنف ہیں، صہیب عالم نے اس کا ترجمہ کیا ہے اس کے مضامین میں اسلام میں علم کی اہمیت، اسلامی حکومت میں علمی مراکز، اسلامی تہذیب و ثقافت پر اسلامی فتوحات کے اثرات، عالمی ثقافت کے فروغ میں علماء کا کردار کو ذکر کیا ہے۔تہذیب و تمدن پر ثقافت اسلامی کے اثرات، فلسفہ طب، ڈسپنسری، علم کیمیا، علم فلکیات، علم طبیعات، علم ریاضی، علم نباتات، علم جغرافیہ ، علم ایجادات، فنون کاریگری، ثقافت اسلامی کا تشریعی پہلو اور ثقافت اسلامی کا ماضی و مستقبل بیان کیا ہے۔"تہذیب و سیاست کی تعمیر میں اسلام کا کردار"[44] ڈاکٹر صفدر سلطان نے اس کو مرتب کیا ہے اس کتاب میں تہذیب اور سیاست کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے، جن میں مغربی و اسلامی تہذیبوں کے اجزاء ترکیبی، ان کے درمیان موجودہ فرق و امتیازات، تہذیبوں کے تصادم کا موجودہ نظریہ، امت مسلمہ کی تہذیبی و سیاسی پیش قدمی، قرآن مجید اور احادیث شریفہ میں حکومت و سیاست کے تصورات، موجودہ طریقہ انتخاب، پارلیمانی نظام حکومت، معاشرہ کے مسائل اور ہماری ذمہ داریاں، تہذیب اور سیاست سے متعلق دیگر جدید موضوعات مثلاً خواتین کے سیاسی حقوق، دنیا کی مسلم اقلیتیں اور ان کے مسائل وغیرہ جیسے اہم مباحث کے علاوہ معروف علمائے سلف اور جدید مفکرین کی وقیع کتب کے تجزیاتی مطالعے پیش کیے گئے ہیں۔"امت مسلمہ کے موجودہ مسائل اور ان کا حل سیرت طیبہ کی روشنی میں"[45] اس کتاب کے مصنف ڈاکٹر صہیب حسن ہیں امت مسلمہ کے عصر حاضر کے مسائل کا حل سیر طیبہ کی روشنی میں پیش کیا صہیب حسن لکھتے ہیں جب ہم دنیا کے موجودہ معاشی، سیاسی، سماجی، ثقافتی اور تہذیبی منظر نامہ پر نظر ڈالتے اور پھر پیچھے مڑ کر اپنے ماضی کی تاریخ میں جھانکتے ہیں تو اندازہ ہوتا ہے کہ اُسلوبِ حیات میں غیر معمولی تبدیلیاں آچکی ہیں۔ایسے تغیرات مسلسل رونما ہو رہے ہیں جن کا قبل ازیں تصور بھی نہیں کیا جاسکتا تھا۔ابلاغ عامہ اور ترسیل معلومات کے ایسے ایسے ذرائع اور وسائل ایجاد ہو رہے ہیں جن سے ہماری گذشتہ نسلوں کو سابقہ پیش نہیں آیا۔امت مسلمہ آج سے ایک سو سال قبل جس نو آبادیاتی نظام میں جکڑی، بے بسی اور بے چارگی کی تصویر بنی ہوئی تھی۔ آج 57 آزاد ممالک کی شکل

میں قوت، عددی اکثریت اور قدرتی وسائل سے مالا مال ہونے کے باوجود ذلت، عاجزی اور درماندگی میں اسی مقام پر کھڑی ہے جہاں سو سال پہلے کھڑی تھی۔ عالم کفر کی اس منہ زور یلغار کے سامنے بند باندھنے کی کوئی حکمتِ عملی اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتی جب تک ہم خود اسی تکنیکی مہارت سے آراستہ ہو کر اپنی تہذیب و ثقافت کے توانا پہلوؤں کو دنیا کے سامنے نہیں لاتے۔ محض وعظ و تلقین یا غیر حقیقت پسندانہ دفاعی حربوں کے ذریعے اس یلغار کو روکنا ممکن نہیں۔

"پاکستانی ثقافت میں اسلامی اقدار کے اثرات کا تحقیقی جائزہ:[46]" مقالہ نگار فضہ نے مسلم کراچی یونیورسٹی میں 2016 کو پی ایچ ڈی کی ڈگری کے حصول کیلئے پیش کیا گیا اس مقالہ میں پاکستانی ثقافت پر اسلامی اقدار کے کیا اثرات ہیں اس کا تحقیقی جائزہ پیش کیا گیا۔ "پاکستان میں نفاذِ اسلام کی کوششوں کا تنقیدی جائزہ:[47]" مقالہ نگار ممتاز احمد نے یہ مقالہ ڈاکٹر محمود اختر کی نگرانی میں 2003 میں پنجاب یونیورسٹی میں پی ایچ ڈی کی ڈگری کی تکمیل کیلئے پیش کیا۔ اس مقالہ میں عصر حاضر میں نفاذ اسلام کی تمام کوششوں کا ناقدانہ جائزہ لیا اور ان کاوشوں کی درست سمت کو متعین کیا اسلامی اقدار کا احیاء اور پاکستان کا نظام تعلیم:[48] مقالہ نگار محمد فاروق نے نگران مقالہ پروفیسر ڈاکٹر سید عبد الغفار بخاری کی نگرانی میں نمل یونیورسٹی اسلام آباد میں 2015 میں پی ایچ ڈی کی ڈگری کے حصول کیلئے پیش کیا اس مقالہ میں اسلامی اقدار کا احیاء پاکستان کے نظام تعلیم میں کیسے ممکن ہو اس کیلئے لائحہ عمل پیش کیا۔

اسلامی ثقافت کے احیاء کے سلسلہ میں میڈیا کا کردار:[49] یہ مقالہ، مقالہ نگار محمد رضوان سعید نے بہاولپور یونیورسٹی میں 2015ء کو پی ایچ ڈی کی ڈگری کے حصول کیلئے پیش کیا اس مقالہ میں اسلامی تہذیب کے احیاء میں میڈیا کے کردار کا ناقدانہ جائزہ پیش کیا گیا۔ عالم گیریت اور مسلم خاندانی نظام تنقیدی مطالعہ سیرت کی روشنی میں:[50] یہ مقالہ ڈاکٹر محمد فاروق حیدر (ایسوسی ایٹ پروفیسر شعبہ علوم اسلامیہ جی سی یونیورسٹی لاہور) نے تحریر کیا یہ مقالہ القلم اپریل 2007 میں شائع ہوا۔ اس مقالہ میں عالمگیریت کے مسلم خاندانی نظام پر اثرات کو بیان کیا گیا ان اثرات کے اسباب کو واضح کیا اس کے ازالہ کیلئے لائحہ عمل پیش کیا۔

"Islamic Civilization's Contribution to Science and Technology[51]"

"اسلامی تہذیب و تمدن کے سائنس اور ٹیکنالوجی پر اثرات کے" یہ آرٹیکل انجینئر طاہر علی کا ہے۔ جس کا خلاصہ ہے بہت سارے یورپی اسکالر جو سائنس اور ٹکنالوجی میں مسلمانوں کے تعاون کے موضوع پر مطالعہ کرتے ہیں وہ مسلمانوں کے خلاف تعصب کے ساتھ یہ کام کرتے ہیں۔ مسلمانوں نے سائنس میں واقعی بہت بڑی چیزیں حاصل کیں۔ انہوں نے (عربی ہندسوں) کا استعمال سکھایا، حالانکہ انہوں نے ان کی ایجاد نہیں کی تھی، اور یوں وہ ریاضی کے بانی بن گئے۔ انہوں نے الجبرا کو ایک عین سائنس بنایا اور اس میں کافی ترقی کی اور تجزیاتی جیومیٹری کی بنیاد رکھی۔ وہ غیر منطقی طور پر ہوائی جہاز اور کروی مثلث کے بانی تھے، یونانیوں میں موجود نہیں تھے۔ فلکیات میں انہوں نے بہت سارے قیمتی مشاہدے کیے۔ نویں صدی کے آغاز میں "بیت الحکمت" کی بنیاد رکھی خاص طور پر ترجمے کے لئے۔ مسلمانوں نے قدیم کاموں کو ملحق کیا اور انھیں ترقی دی۔ فلسفہ، ریاضی، فلکیات اور طب مسلمانوں کے مفاد کو راغب کرنے والے پہلے مضامین تھے۔ ہم سائنس اور ٹیکنالوجی میں اسلامی تہذیب کی شراکت، جدید سائنس اور تہذیب کی اسلامی اصل اور دنیا میں تقریباً 600 سالوں سے اسلامی سائنس کا اثر و رسوخ موجود ہے مسلمان سکالرز نے ہیومینیٹیز سائنس، ریاضی، میڈیسن اور ٹیکنالوجی میں اپنی ایجادات اور اختراعات کے ذریعہ آفاقی سائنس کی تاریخ کو نشان زد کیا ہے۔

خلاصۂ بحث

اس تحقیق کا بنیادی سوال تھا پاکستان میں اسلامی تہذیب پر کیے جانے والے علمی کام کے رجحانات کونسے ہیں ؟اس تحقیق میں اسلامی تہذیب کی مختلف زبانوں پر لکھے جانے والی پچاس کتب کو منتخب کر کے ان کا تجزیاتی مطالعہ کیا تا کہ ان کتب میں اسلامی تہذیب پر ہونے والے علمی کام کے اسلوب ور جحانات منتخب کئے جا سکیں تا کہ ان اسالیب پر عصر حاضر کی ضرورت کے پیش نظر اور علمی کام کیا جاسکے۔اس ساری تحقیق سے اسلامی تہذیب وتمدن پر کئے جانے والے علمی کام کے چار رجحانات (تعارفی، تاریخی تقابلی، اثراتی) سامنے آئے۔لہذا ان رجحانات کی منتخب عربی، انگلش، اردو کتب اور مقالہ جات کا تجزیہ پیش کیا گیا۔ان میں کئے جانے والے علمی کام کو نمایاں کیا گیا اس کیلئے ان تمام مقالہ جات کے مطالعہ سے یہ نتیجہ مرتب ہوا کہ یہ تمام مقالہ جات اسلامی تہذیب پر پاکستان میں کئے جانے والے علمی کام کے مختلف رجحانات (تعارفی، تاریخی، تقابلی، اثراتی،) کی عکاسی کرتے ہیں۔ نیز اس سے قارئین کو اسلامی تہذیب پر کئے جانے والے سابقہ کام سے شناسائی ہو جاتی ہے۔اسلامی تہذیب پر ہونے والا کام ان چاروں رجحانات میں سے کسی ایک رجحان پر مشتمل ہے۔اس مقالہ کی تحقیق سے سامنے آنے والے رجحانات سے محققین کیلئے نئی راہیں ہموار ہوتی ہیں کہ سابقہ تحقیق میں محققین نے کن پہلوؤں کا احاطہ نہیں کیا۔ مغربی تہذیبی یلغار کی وجہ سے اسلامی تہذیب کو جدید ثقافتی چیلنجز کا سامنا ہے لہذا ضرورت اس امر کی ہے کہ اسلامی تہذیب کے تعارف پر لکھے جانے والی کتب میں جدید مغربی چیلنجز کو رد کرنے کے ساتھ ساتھ امت مسلمہ کی صحیح رہنمائی کیلئے حل پیش کیا جائے۔

References

[1]Dr. Abdul Haleem Owais, *Al-Haḍārat al-Islamia Ebdā al-Māḍī wa Aafaq al-Mustaqbal* (Cairo: Dār al-Sakhwa, 2010 AD)

[2]Dr. Tawfīq Yosuf Alwaiee, Alhaḍārat al-Islamia Maqrnat bi al-Haḍārat al- Gharbia (Madina: Sikandriya Publisher ,1998 AD)

[3] Prof Yaseen Mazhar, *Ahd-i-Nabvī main Tamaddun* (Lahore: Kitāb Sarāy, 2011 AD)

[4] Sayed Asad Gillani, Islami Tehzaib-o-Iqdār(Karachi :Farooz sons)

[5] Dr. Muhammad Ali, *Islāmī Tehzeeb kī Tafheem-e-Jadeed*(Lahore:Islamic Publisher ,1986 AD)

[6] Dr. Khalid Alvī, *Ta'leem aur Jadeed Tehzeebī Chelenges* (Islamabad: Dā'wah Academy International Islamic University Islamabad,2005 AD)

[7]Dr. Nigār Sajjad Zaheer, *Mutālia-i-Tahzeeb* (Karachi: Maktaba Qirtass, 2013 AD)

[8]Dr. Jaweed Ansari, *Maghrabī Tehzeeb: Aik Muāsarāna Jāiza* (Lahore:Sheikh Zaid Islamic center Jamaia Punjab,2002 AD)

[9]Akram Zia-ul-Umrey, Mutarjam, Azra Naseem Farquee(Islamabad: Idara Tehqeeqat-i-Islami)

[10]Prof Mufti Muhammad Ahmad, *T'āruf-i-0Tehzeb-i-Maghrib aur Falsafa-i-Jadeed* (Faisalabad: Maktaba Islamia,2014 AD)

[11]Abul A'laa Mawdūdī, *Islāmī Tehzeb aur is kay Bunyādī Usūl* (Lahore: Islami publications,1996 AD)

[12]Syed Azizurrehman, Islāmī Tehzeb or is ka Alamgeer Taswwur."
[13]Stanli Merian , *Pakistan Society and Culture*, Trans. Ghulām Rasol (Lahore: Takhleqate Ali,2006 AD)
[14] Dr. Abu Zaid Shiblī, *Tāreekh al-Hazar tul Islāmia wa al-fikr al-Islam*i (Cairo: Maktaba Wahba,210AD)
[15]Fuwād Sizgen, *Tāreekh al-Turāth al-Arabī* (Sauidia: Jamia Malik Saud 2015 AD)
[16] Abbas Mahmood Al Eqad, Asr al-Arabī fi al-Haḍarh al-Arabia (Egypt: Dār al-Nahḍah 2010 AD)
[17]Abd al-Rehman Hasan, Al-Haḍārat al-Islamia(Beirut: Dār al-Ishamia,1998 AD)
[18]Dr. Abdul Wahab,Tareekh al-Haḍārt al-Islamia,Trans. Hamza Tāhir (Beirut: Ayen Ledrasat al-Insaniah wa al-Ijtimāyya)
[19]Muhammad Mushtaq, "Tehzebon kay Ikhtilāt ki dawr min Islami Tehzeeb kā kirdār"(Thesis for PhD National Urdu University Karachi)
[20]Will Durant, History of Islamic Civilization, Trans. Yasir Jawwad.
[21] Dr. Gustave le Bon, *The World of Islamic Civilization* (Hayder Abad Dhakan: Syed Abdul Qader Publisher)
[22]IbnTamiyya, *Iqtaza al-Sirāt al-Mustaqīm*, Trans. Mawlana Shams Tabraiz Khan, Islāmī or Ghyr Islami Tehzeeb(Lakhnaou:Publication House Lakhnaou,1979AD)
[23] Dr Mustafa sabae,Min Rawae Hazaratena,Translater Syed Maroof Shah(Karachi:Idara Maraf -e-Islami,1976 AD)
[24]Abul A'alā Mawdūdī, *Tanqihāt* (Lahore :Publisher Office Tarjuman-ul-Quran)
[25]Mirza Muhammad Ilyas, Bunyād Parastī aur Tehzibī Kash makash(Lahore: Idara M'ārif-i-Islami, 2004 AD)
[26]Ali Izat Bagoch, President of Bosnia, Trans. Muhammad Ayub (Lahore: Idara M'ārif-i-Islami, 2004 AD)
[27]Dr. Abdullah,Yahoodī Maghrib aur Islam(Delhi: Islamic Book foundation , 2007 AD)
[28]Shah Nawaz Farooqi,Tehzibon ka Tasadum(Lahore: Islami publication, 2010AD)
[29]Mawlana Syed Abul Hasan Ali Nadvi, Muslim Mumalik main Islamiyat aur Maghribiyat ki kash makash,(Karachi: Majlis Nashriyat-i-Islam, 2012AD)
[30] Allama Muhammad Asad, Millat-i-Islamia dorahay par(Lahore: Dar-ul-Islam,2010AD)
[31] Dr. Muhammad Ameem, Islam aur Maghrib(Lahore: Maktabat ul Burhan,2010AD)
[32]Khurram Murad, Magrib aur Ahl-i-Islam(Lahore:Manshuraat,2006AD)
[33]Dr. Arefa Fareed, Tehzib kay Is par Asar-e-Hazir kay masael aur Islami Fikr Maghrabi Fikr kay Tanāzūr main (Karachi: University Press,2000AD)
[34]Abubakr, Pakistan main Muraveja Ghair Islami Rasomāt kā Tanqeedī Jaeza(Thesis For PhD Wafaqi Urdu University, 2016)

[35]Abdul Rauf, Pakistani Samāj main Mu'āsharti Bigār kay Asbāb: Islami Talemat Ki Roshni main Hal (PhD Thesis Sargodha University, 2008AD)
[36]Faiza Shareef, Magrib kī Tehzeebī-o-Saqāfatī Yalghār: Zara-e-Ablag ka kirdar(PhD Thesis Punjab University Lahore)
[37]Samina Sadia "Ahd-i-Hazir main Tehzib-o-Shaistagi kay Tasawwurāt aur Uswa-e-Nabi"Seerat Studies Jild1 Shumara1(2017)
[38]Abdul Qadir "Islam aur Maghrib Dr, Mahmood Ahmad Ghazi kay Afkār kā Khososi Mutāl'a"Al-Idhah J 28 S 1(2014)
[39] Zafar Ishaq Ansari, " Muslims and the West: Encounter and Dialogue"(Islamabad: IRI)
[40]Ernest Gellner," Muslim society"(London: Cambridge University Press)
[41]Dr. Muhammad Qasim, Al-Haḍārat al-Islamia fi al-Maghrib(Beirut: Dār al-Thaqāfat,1986 AD)
[42]Abdul Hadi al-Fazli, Al-Haḍārat al-Islamia Baena Dwae Al Nahuz Wa maney Al Taqadam, Muratab Husain Mansor Sheikh(Beirut:2013 AD)
[43]Mahmood Ali Sharqavi, ,Almi Tehzib-o-thaqāfat par Islam kay Asrāt, Trans. Sohaib Alim (Lahore:IslamicPublications,2010AD)
.[44]Dr, Safdar Sultan,Tehzib o Sayasat ke Tameer main Islam ka kirdar(Ali Gharh:Idar Tehqeq o Tasnef e Islami, 2002 AD)
[45]Dr. Sohaib Hasan, Umat-i-Muslima kay Mawjuda Masā'il aur un ka Hal Serat-i-Tayyiba kī Roshnī main (London: Jameyyat Ahl-i-Hadis)
[46]Fiza, Pakistani Saqafat main Islami Iqdar kay Asrat kā Tehqiqī Jaeza(PhD Thesis Karachi University,2016AD)
[47]Mumtaz Ahmad, Pakistan main Nifāz-i- Islam ki koshishon kā Tanqedī Jaeza (PhD Thesis Punjab University Lahore,2003AD)
[48] Muhammad Farooq,Islami Iqdar Ka Ahya or Pakistan ka Nizaam e Taleem(Thesis for PhD NUML Islamabad,2015AD)
[49] Muhammad Rizwan,Saeed Islami Sqafat ky Ahya ky Silsila main Media ka Kirdar (Thesis for PhD,Bahawalpur Islamia University)
[50] Dr. Muhammad Farooq,"Alamgiryat aur Muslim Khāndānī Nizām ka Tanqedi Mutala Seerat ke Roshni main" Alqalam, April,2017AD)
[51]https://www.researchgate.net/profile/Ali-Tahri-2/publication/269763511_Islamic_Civiliz